السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مولوی محمد اسحاق بھٹی ہمارے چک نمبر ۳۷ نزد پاکپتن کے خطیب ہیں ۔ مولوی مذکور میری حقیقی والدہ کے چچازاد بھائی ہیں اور وہ مجھے اپنا بھانجا نہیں بتاتے اور اگر میں ان کو ماموں کہہ کہ پکاروں تو ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے ماموں نہ کہو اور نہ ہی میں تیرا ماموں بن سکتا ہوں ۔ ایسے متکبر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ حالانکہ میری والدہ مرحومہ مولوی صاحب مذکور کی چچازاد بہن تھیں تو آپ سے سوال یہ ہے کہ امام ہذا کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟ ہمیشہ کے لیے یہ شخص امام رہ سکتا ہے یا نہیں ؟ جواب لکھ کر مشکور فرمائیں ۔ (سائل : عبداللطیف جوئیہ ولد میاں عبدالرحیم جوئیہ چک نمبر ۳۷ ایس پی ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع پاکپتن)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ آپ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ مولوی اسحاق صاحب آپ کی والدہ کا چچازاد بھائی ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کی والدہ کا غیر محرم ہے یعنی وہ آپ کی والدہ کے ساتھ شرعاً نکاح کر سکتا ہے ۔ بتلائیے اس صورت میں وہ آپ کا ماموں کیسے لگتا ہے ؟ اگر اس کی غیرت اس کو یہ اجازت نہیں دیتی تو اس میں تکبر کی کون سی بات ہے ۔ آپ اس کو ماموں کی بجائے مولوی صاحب کہہ کر بھی بلا سکتے ہیں ۔ غرضیکہ آپ کا ماموں صرف وہ ہے جو آپ کی والدہ کا شقیق، یعنی سگا بھائی ہے یا پھر رضاعی بھائی ہے اور بس ۔ لہٰذا اس کی امامت شرعاً جائز ہے اور اس کی اقتدا میں بلا شبہ نماز جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور مانع شرعی نہ پایا جاتا ہو ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص431

محدث فتویٰ